امام خمینیؒ کی نظر میں تاریخ نویسی اور تاریخ سے عبرت آموزی کی اہمیت

The Importance of Historiography and Learning from History from Imam Khomeni's Viewpoint

Open Access Journal
Qtly. Noor-e-Marfat
eISSN: 2710-3463
pISSN: 2221-1659
www.nooremarfat.com
Note: All Copy Rights are Preserved.

Syed Rameez-ul Hassan Mosvi
Director Noor-ul Huda Markaz-e Tehqeeqat, Islamabad.
E-mail: rameez2018.pk@gmail.com

Abstract:

There are many verses in the holy Quran regarding the importance of history. The holy imams (peace be upon them) have also called for learning from history in their decrees. For example, Amirul Momineen Ali (A.S.) has ordered to learn lessons from history in his valuable decrees. Imam Khomeini has also understood the value, significance and importance of the history by following divine books like Quran and Nahj-ul-Balagha. And in the light of this, he has guided his revolutionary movement. One of the most important sciences in humanities is "history", about which Imam Khomeini himself has studied deeply. He has also described the important principles and regulations regarding the study of history and historiography. He emphasizes on study history and gaining insight.

The martyrdom of Imam Khomeini's respected father had a profound impact on his thinking that created a special political consciousness in him. The historical experiences of the Iranian nation and other nations, especially the historical experiences of the Shiites, are the most important foundations of Imam Khomeini's leadership and political thoughts. For example, they

consider the movement of Mashrutiyat as the biggest lesson for the Islamic revolution. In the statements of Imam Khomeini, we can see the importance of history writing, the threats of history writing, the role of the people and religious scholars in history writing, the importance of learning from history and Qur'anic narration of historical events, importance of learning from the campaigns of the holy Prophet (PBUH). Imam Khomeini advise us to learn from the history of the prophets and their opponents.

Key words: Khomeini, History, Historiography, Mashrutiyat, Islamic Revolution.

خلاصہ

تاریخ کی اہمیت کے متعلق قرآن مجید میں بہت سی آیات ہیں۔ ائمہ طاہرین علیہم السلام نے بھی اپنے فرامین میں تاریخ سے عبرت آموزی کی دعوت دی ہے۔ مثلاً امیر المؤمنین علیؑ اپنے گرانقدر فرامین میں تاریخ سے عبرت حاصل کرنے کا حکم دیا ہے۔ امام خمینیؒ نے بھی قرآن مجید اور نہج البلاغہ جیسی الٰہی کتابوں سے استفادہ کرتے ہوئے تاریخ کی قدر و منزلت و اہمیت کو سمجھا ہے۔ اور اسی کی روشنی میں اپنی انقلابی تحریک کی رہنمائی کی ہے۔ انسانی علوم میں ایک اہم علم "تاریخ" ہے جس کے بارے میں امامؒ نے جہاں خود بھی گہرا مطالعہ کیا ہے وہاں مطالعہ تاریخ اور تاریخ نویسی کے حوالے سے اہم اُصول و ضوابط بھی بیان کئے ہیں اور انہی اُصولوں کی روشنی میں تاریخی مطالعہ کرنے اور بصیرت حاصل کرنے کی تاکید کی ہے۔

امام خمینیؒ کے والد گرامی کی شہادت نے اُن کی سوچ پر گہرے اثرات مرتب کئے اور اُن کے اندر خاص سیاسی و اجتماعی شعور پیدا کر دیا تھا۔ ایرانی قوم اور دوسری قوموں کے تاریخی تجربات خاص کر شیعوں کے تاریخی تجربات ہی امام خمینیؒ کی رہبری اور سیاسی افکار کے اہم ترین مبانی ہیں۔ مثلاً وہ مشروطیت کی تحریک کو انقلاب اسلامی کے لئے سب سے بڑی عبرت قرار دیتے ہیں۔ امام خمینیؒ کے بیانات میں ہمیں تاریخ نویسی کی اہمیت، تاریخ نویسی کی آفات، تاریخ نویسی میں عوام اور علمائے دین کا کردار، تاریخ سے عبرت آموزی کی اہمیت، قرآن اور غزوات رسولؐ سے عبرت اور انبیاء اور مخالفین انبیاء کے تذکرے سے نصیحت جیسے عناوین ملتے ہیں جو تاریخ سے عبرت آموزی کا درس دیتے ہیں۔

کلیدی کلمات: امام خمینیؒ، تاریخ، تاریخ نویسی، تحریف، مشروطیت، انقلاب اسلامی۔

مقدمہ

اس سے پہلے کہ ہم تاریخ نویسی کے اصول و ضوابط اور اس سے عبرت آموزی کے بارے میں امام خمینیؒ کے افکار و نظریات پیش کریں۔ خود تاریخ کا اصطلاحی معنیٰ اور اس مقالے میں تاریخ سے عبرت آموزی کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ لغت میں ایک دن رات، مہینے کے ایک دن یا کسی چیز کے ظہور کے وقت کو تاریخ کہتے ہیں یا پھر وہ فن یا کتاب جس میں بادشاہوں اور مشہور آدمیوں کے حالات پیدائش و وفات درج ہوں، اسی طرح روایات، قصے اور افسانے بھی تاریخی کہلاتے ہیں۔[1] اور اصطلاح میں انسانوں کی زندگی میں پیش آنے والے واقعات و تحولات کے مطالعے نیز سیاسی و اجتماعی میدان میں انسانی زندگی کے مختلف حالات و واقعات کی تحقیق و توصیف اور اُنہیں ثبت کرنے کو تاریخ کہا جاتا ہے۔[2]

عبرت، عَبُر سے ہے جس کا مطلب ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف جانا ہے۔ اعتبار یا عبرت یعنی وہ حالت کہ جس کے ذریعے محسوس کی شناخت سے غیر محسوس کی شناخت کی جائے۔[3] لہٰذا عِبرت، اعتبار سے اسم مصدر ہے جس کا مطلب پند اور نصیحت کو قبول کرنا ہے۔ پس عبرت آموزی سے مراد پند پذیری اور نصیحت حاصل کرنا ہے۔ تاریخ سے عبرت آموزی بھی یہی معنیٰ و مفہوم رکھتی ہے یعنی گذشتہ اقوام کے حالات اور واقعات کا مطالعہ کر کے اُن سے نصیحت اور پند حاصل کرنا۔[4]

تاریخ کی اہمیت کے بارے میں ہمیں قرآن مجید کی بہت سی آیات دکھائی دیتی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں سابقہ انبیائے کرام علیہم السلام کی تاریخ کو قصص کی صورت میں ذکر کرکے ہمیں تاریخ سے عبرت حاصل کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ اس بارے میں چند آیات ملاحظہ کیجئے:

۱۔ ’’ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ‘‘ (11:6)

ترجمہ: ’’فرمادیجئے کہ تم زمین پر چلو پھرو، پھر (نگاہِ عبرت سے) دیکھو کہ (حق کو) جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا‘‘۔

۲۔ ’’قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ‘‘ (69:27)

ترجمہ: ’’فرمادیجئے: تم زمین میں سیر و سیاحت کرو پھر دیکھو مجرموں کا انجام کیسا ہوا‘‘ ۔

۳۔ ’’ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلُ كَانَ أَكْثَرُهُم مُّشْرِكِينَ ‘‘ (42:30)

ترجمہ: ”آپ فرما دیجئے کہ تم زمین میں سیر و سیاحت کیا کرو پھر دیکھو پہلے لوگوں کا کیسا (عبرت ناک) انجام ہوا، ان میں زیادہ تر مشرک تھے“۔

۴۔” أَفَلَمْ يسِيرُوا فِی الْأَرْضِ فَينظُرُوا كيفَ كانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كانُوا أَكثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا فِی الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَى عَنْهُم مَّا كانُوا يكسِبُونَ “۔(82:40)

ترجمہ: ”سو کیا انہوں نے زمین میں سیر و سیاحت نہیں کی کہ وہ دیکھتے کہ اُن لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو اُن سے پہلے گزر گئے، وہ اِن لوگوں سے (تعداد میں بھی) بہت زیادہ تھے اور طاقت میں (بھی) سخت تر تھے اور نشانات کے لحاظ سے (بھی) جو (وہ) زمین میں چھوڑ گئے ہیں (کہیں بڑھ کر تھے) مگر جو کچھ وہ کمایا کرتے تھے اُن کے کسی کام نہ آیا“۔

۵۔” أَفَلَمْ يسِيرُوا فِی الْأَرْضِ فَينظُرُوا كيفَ كانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ دَمَّرَ اللهُ عَلَيهِمْ وَلِلْكافِرِينَ أَمْثَالُهَا “۔(10:47)

ترجمہ: ”کیا انہوں نے زمین میں سفر و سیاحت نہیں کی کہ وہ دیکھ لیتے کہ ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو ان سے پہلے تھے۔ اللہ نے ان پر ہلاکت و بربادی ڈال دی۔ اور کافروں کے لئے اسی طرح کی بہت سی ہلاکتیں ہیں“۔

یہ سب آیات ہمیں گذشتہ اقوام کی سرگذشت سے عبرت حاصل کرنے کی تاکید کر رہی ہیں۔ اسی طرح ہمارے ائمہ طاہرین علیہم السلام نے بھی اپنے فرامین میں تاریخ سے عبرت آموزی کی دعوت دی ہے۔ مثلاً امیر المؤمنین علی علیہ السلام اپنے گرانقدر فرامین میں تاریخ سے عبرت حاصل کرنے کا حکم دیا ہے اور تاریخ کے مطالعہ کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ امام علیہ السلام کے تاریخ سے متعلق فرامین اتنے اہم ہیں کہ ہمارے معاصر علماء میں سے ایک جلیل القدر عالم دین نے اس موضوع پر ایک گرانقدر کتاب بھی تالیف کی ہے جس کا نام ”حركة التاريخ عند الامام علی علیه السلام“ ہے۔

اس کتاب کے مؤلف لبنان کے محمد مہدی شمس الدینؒ ہیں۔ نہج البلاغہ میں تاریخ کے موضوع پر یہ کتاب قابل مطالعہ ہے۔ امام علی علیہ السلام اپنے فرزند حضرت امام حسن علیہ السلام سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں: ”أَیْ بُنَیَّ إِنِّی وَإِنْ لَمْ أَكُنْ عُمِّرْتُ عُمُرَ مَنْ كَانَ قَبْلِی فَقَدْ نَظَرْتُ فِی أَعْمَالِهِمْ وَ فَكَّرْتُ فِی أَخْبَارِهِمْ وَ سِرْتُ فِی آثَارِهِمْ حَتَّى عُدْتُ كَأَحَدِهِمْ بَلْ كَأَنِّی بِمَا انْتَهَى إِلَیَّ مِنْ أُمُورِهِمْ قَدْ عُمِّرْتُ مَعَ أَوَّلِهِمْ إِلَى آخِرِهِمْ... “[5]

یعنی: ”اے فرزند! اگرچہ میں نے اتنی عمر نہیں پائی جتنی اگلے لوگوں کی ہوا کرتی تھیں، پھر بھی میں نے ان کی کارگزاریوں کو دیکھا، ان کے حالات و واقعات میں غور کیا اور ان کے چھوڑے ہوئے نشانات میں سیر و سیاحت کی، یہاں تک کہ گویا میں بھی انہی میں کا ایک ہو چکا ہوں، بلکہ ان سب کے حالات و معلومات جو مجھ تک پہنچ گئے ہیں ان کی وجہ سے ایسا ہے کہ گویا میں نے ان کے اول سے لے کر آخر

تک کے ساتھ زندگی گزاری ہے، چنانچہ میں نے صاف کو گدلے اور نفع کو نقصان سے الگ کر کے پہچان لیا ہے اور اب سب کا نچوڑ تمہارے لئے مخصوص کر رہا ہوں"۔
نہج البلاغہ میں ایسے بیسوں جملے ملیں گے جو تاریخ کی اہمیت کو ظاہر کرتے ہیں لیکن یہاں مزید جملات نقل کرنے کی گنجائش نہیں۔ امام خمینیؒ نے بھی قرآن مجید اور نہج البلاغہ جیسی الٰہی کتابوں سے استفادہ کرتے ہوئے تاریخ کی قدر و منزلت و اہمیت کو سمجھا ہے۔ اور اسی کی روشنی میں اپنی انقلابی تحریک کی رہنمائی کی ہے۔
اگرچہ حضرت امام خمینیؒ دنیا کی نظروں میں ایک سیاسی اور انقلابی رہنما کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں اور معاصر تاریخ کا بچہ بچہ اُنہیں انقلاب اسلامی ایران کے بانی اور ایک غیر معمولی رہنما اور قائد کے عنوان سے پہچانتا ہے۔ لیکن امام خمینیؒ کی اس سیاسی جدوجہد اور قیادت کے پیچھے اُن کا گہرا، سیاسی، تاریخی اور اجتماعی شعور اور بصیرت کار فرما ہے۔ اُنھوں نے نہ فقط سیاسی اور اجتماعی انقلاب برپا کیا ہے بلکہ اسلامی و اجتماعی علوم پر بھی گہرے اثرات مرتب کئے ہیں۔ امامؒ نے فقہ سے لے کر فلسفہ و عمرانیات اور دوسرے تمام اسلامی علوم کے بارے میں اظہار نظر کیا ہے اور اپنے پیروکاروں کی جہاں سیاسی رہنمائی کی ہے وہاں علمی اور فکری میدان میں بھی جہت عطا کی ہے۔

تاریخ امام خمینیؒ کا پسندیدہ علم

اس میں کوئی شک نہیں کہ انسانی علوم میں ایک اہم علم "تاریخ" ہے جس کے بارے میں امامؒ نے جہاں خود بھی گہرا مطالعہ کیا ہے وہاں مطالعہ تاریخ اور تاریخ نویسی کے حوالے سے اہم اُصول وضوابط بھی بیان کئے ہیں اور انہی اُصولوں کی روشنی میں تاریخی مطالعہ کرنے اور بصیرت حاصل کرنے کی تاکید کی ہے۔ لہٰذا تاریخ امام خمینیؒ کے پسندیدہ علوم میں سے ہے اُنھوں نے اپنے علمی مباحث میں تاریخی متون کے مطالعہ اور تاریخ سے عبرت حاصل کرنے کی تاکید کی ہے وہ اپنے پیغامات میں عموماً تاریخی واقعات اور حکایات سے استفادہ کرتے تھے۔ اُنھوں نے اپنی ایک تقریر کے دوران صدر اسلام کی تاریخ سے مثالیں پیش کی ہیں اور تاریخی واقعات کا حوالہ دیا ہے۔[6]

امام خمینیؒ کے تاریخی مطالعات

۱۲۹۹ شمسی میں امام خمینیؒ حوزہ علمیہ اراک میں داخل ہوئے۔ جہاں وہ آیت اللہ العظمی عبدالکریم حائری (۱۳۵۵ھ) جیسے اساتید سے بہرہ مند ہوئے۔ اسی دوران اُنھوں نے ایران اور دنیائے اسلام کے حالات و مشکلات کا مطالعہ بھی شروع کر دیا۔ وہ ایران اور اسلامی ممالک کے اجتماعی و سیاسی حالات کے بارے میں شروع ہی سے بہت حساس تھے۔ وہ پوری دنیا کے حالات سے آگاہی رکھتے تھے اور اس سلسلے میں اُن کی دلچسپی سب پر عیاں تھی وہ اخبارات اور سیاسی جرائد کا مطالعہ کرتے اور سیاسی تحولات سے آگاہی رکھتے تھے چونکہ امامؒ نے بچپن میں ہی

اپنے والد گرامی کو ہاتھ سے کھو دیا تھا جو ملک پر حاکم ظالمانہ سیاست کا نشانہ بن گئے تھے اور اُنہیں ظالم حاکموں کے کارندوں کے ہاتھوں جام شہادت نوش کرنا پڑا۔ والد گرامی کی شہادت نے امام خمینیؒ کی سوچ پر گہرے اثرات مرتب کئے اور اُن کے اندر خاص سیاسی و اجتماعی شعور پیدا کر دیا تھا۔ وہ ایران اور معاصر ممالک کے حالات کا مطالعہ کرتے اور وقوع پذیر ہونے والی تاریخ کو دیکھ رہے تھے۔ پردہ کے خلاف رضا خان کے اقدامات، قم و اصفہان اور مشہد میں مذہبی تحریکوں کے خلاف رضا خانی استبداد کے دباؤ اور مذہب مخالف اقدامات نے امامؒ کو بہت رنجیدہ کر دیا تھا۔ اس بارے میں رسول جعفریان لکھتے ہیں:

"اس دور کے بارے میں امام خمینیؒ نے جو تاریخی مثالیں دی ہیں اور اُن کے تاریخی بیانات میں جو تکیہ کلام ہے اُس سے اس دور کی اہمیت کا پتا چلتا ہے اور یہی دور امام کے سیاسی افکار کو تشکیل دینے کا باعث بنا ہے۔ درواقع امامؒ نے جو کچھ اسلام سے حاصل کیا ہے، اس کے علاوہ اُنہوں نے اس سیاسی ماحول میں مختلف مسائل و مشکلات کو دیکھا ہے اور انہی تجربات سے اُن کی بینادی سیاسی و تاریخی سوچ تشکیل پائی ہے جس نے پہلوی حکومت کے مقابلہ کرنے میں ان کے مؤقف پر گہرے اثرات مرتب کئے ہیں۔"[7]

امامؒ اصیل و قدیم تاریخی منابع کا مطالعہ کرنے کے ساتھ ساتھ تاریخ اسلام کے بارے میں جدید تالیف شدہ کتابوں کا بھی مطالعہ کرتے تھے۔ بعض اوقات اُنہوں نے اپنے بیانات میں جدید لکھی گئی تاریخی کتابوں کی طرف اشارہ بھی کیا ہے مثلاً اُنہوں نے اس دور کی ایک متنازع اور معرکۃ الآراء کتاب "شہید جاوید" کے بارے میں اپنے نکتۂ نظر کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۱۳۴۳ شمسی میں ترکی میں جلاوطنی کے دوران ساواک کی جانب سے مشکلات کے باوجود امام نے ایک لحظہ بھی تاریخی مطالعات سے غفلت نہیں کی۔ ساواک کی اسناد کے مطابق جب امام خمینیؒ ترکی میں قیام پذیر تھے اُنہوں نے آیت اللہ لواسانی (۱۳۶۹ھ) کے ذریعے "کتاب تاریخ وتمدن اسلامی" کی پانچ جلدیں اور ساتھ ہی "مفاتیح الجنان" بھی منگوائی۔ یہ کتابیں ساواک نے بہت زیادہ چھان بین کے بعد امامؒ کے سپرد کیں۔[8]

امام خمینیؒ کی رہبری کے اہم ترین اصول

ایرانی قوم اور دوسری قوموں کے تاریخی تجربات خاص کر شیعوں کے تاریخی تجربات ہی امام خمینیؒ کی رہبری اور سیاسی افکار اور اعمال کے اہم ترین اصول ہیں۔ مثلاً وہ مشروطیت کی تحریک کو انقلاب اسلامی کے لئے سب سے بڑی عبرت قرار دیتے ہیں اور علمائے دین کے درمیان اختلاف کو اس تحریک کی شکست کا سب سے بڑا سبب سمجھتے ہیں اور اپنے دور کے علماء کو تفرقہ کے عظیم خطرات کے بارے میں خبردار کرتے ہیں:

”تاریخ ہمارے لئے درس عبرت ہے۔ آپ جب مشروطیت کی تاریخ کا مطالعہ کریں گے تو دیکھے گے کہ مشروطیت کی تحریک جب شروع میں آگے بڑھنے لگی تو بعد میں کچھ ہاتھ ایسے آئے کہ جنہوں نے تمام ایرانی عوام کو دو طبقوں میں تقسیم کر دیا، نہ فقط ایران بلکہ نجف کے بزرگ علماء میں سے بھی کچھ مشروطیت کے حامی تھے اور کچھ اس کے دشمن۔ خود ایران کے علماء میں سے بھی مشروطیت کے طرفدار تھے اور کچھ اس کے مخالف بن گئے تھے۔ اہل منبر کا ایک گروہ مشروطیت کے خلاف بول رہا تھا اور دوسرا گروہ استبداد کے خلاف تھا۔

ہر گھر میں اگر دو بھائی تھے تو ایک جگہ یہ مشروطیت کا حامی تھا اور دوسرا استبداد کا۔ اور یہ سب (تفرقے کا) ایک منصوبہ تھا اور اس منصوبے نے اپنا اثر دکھایا اور اس نے مشروطیت کو اُس طرح نافذ نہیں ہونے دیا جس طرح بزرگ علماء نے اس کا پلان بنایا تھا۔ اُن تک یہ خبریں پہنچائی گئیں کہ مشروطیت پسندوں کو دبا دیا گیا ہے یہاں تک کہ ایران میں ”حاج فضل اللہ نوریؒ“ جیسے عالم دین صرف اس لئے اسی تہران میں پھانسی پر لٹکا دیئے جاتے ہیں چونکہ وہ اس مشروطیت کے قائل تھے جو شریعت کے مطابق ہو نہ کہ شرق و غرب سے آنے والی مشروطیت اُنہیں قبول نہیں تھی۔ جب اُنہیں پھانسی دی گئی تو لوگ رقص کر رہے تھے اور تالیاں بجا رہے تھے“۔۔۔الخ

تحریک مشروطیت

جیسا کہ ایران کی سیاسی تاریخ میں تحریک مشروطیت کو اہم مقام حاصل ہے۔ مشروطیت کا اصطلاحی معنیٰ قانون کی حکومت ہے۔ مشروطہ اس سیاسی حکومت کو کہا جاتا ہے جس میں اقتدار اور قدرت قانون کے دائرے میں ہوتا ہے اور یہ اصطلاح استبداد اور آمریت کے مقابلے میں استعمال ہوتی ہے۔ قانونی حکومت یعنی مشروطیت کا فرمان اور تمام طبقات پر مشتمل پارلیمنٹ کا حکم نامہ ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ کو مظفر الدین شاہ قاچار کے ذریعے صادر ہوا تھا۔ امام خمینیؒ نے تحریک مشروطیت کی کامیابی اور شکست میں عوام، روشن فکروں اور علماء کے مثبت اور منفی کردار کو اہم قرار دیا ہے۔

اُنھوں نے تحریک مشروطیت سے عبرت آموزی کی تاکید کرتے ہوئے تاکید کی ہے کہ یہ تحریک کی کامیابی فقط سلطنت اور اقتدار کے محدود اور قانون کے برقرار ہونے سے ممکن ہے نہ کہ حکومت کے تبدیل ہونے سے۔ امامؒ کے نزدیک مغربی افکار و نظریات کا نفوذ، استبدادی افکار کا نفوذ، اسلامی افکار کی تضعیف، اس تحریک کے راہنماؤں میں تفرقہ اور اغیار کی دخالت اس تحریک کی شکست کے اہم اسباب

ہیں۔امامؒ تحریکِ مشروطیت کی شکست سے عبرت حاصل کرنے کو اہم سمجھتے ہیں نہ اس تحریک کی تاریخ کا مطالعہ کرنے کو۔[9]

امام خمینیؒ آیت اللہ مرزا شیرازیؒ کی تحریک تنباکو کہ جو برطانوی استعمار کے مفادات پر ایک کاری ضرب تھی، کی مثال دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "مرزا شیرازی" کے وقت بھی یہی کام کرنا چاہتے تھے۔جب مرزا مرحوم نے تنباکو نوشی پر پابندی لگائی تو شیاطین عوام میں گھس گئے اور اس مسئلے کو یہاں تک پہنچادیا (اور اس قدر پروپیگنڈا کیا) کہ کچھ اہل علم بعض شہروں میں حقہ لے کر منبر پر جا پہنچے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے مرزا مرحوم کے حکم کے خلاف منبر پر حقہ پیا گیا۔ لیکن مرزا شیرازیؒ کی قدرت و طاقت غیر معمولی تھی۔ دوسری طرف مرزا آشتیانی جیسے اُن کے حامی بھی بہت زیادہ قدرت مند تھے لہٰذا یہ (شیاطین) وہاں کچھ نہیں کر سکے...
>
> ایران میں بھی اُنھوں نے علماء کے درمیان اسی قسم کا اختلاف پیدا کیا اور یہ خود بخود نہیں ہوا بلکہ ان کے درمیان اختلاف پیدا کیا گیا۔ ہمیں اس تاریخ سے سبق لینا چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص آپ کے درمیان، علماء اور عوام کے درمیان فتنہ پیدا کر دے، اور خدا نہ کرے کہ جو کچھ تحریکِ مشروطیت میں ہوا وہی آج ایران میں بھی ہو۔"[10]

تاریخ نویسی کی اہمیت

امام خمینیؒ کی نظر میں تاریخ نویسی ایک ضروری فریضہ ہے اور ہر زمانے میں امانتدار اور دقیق مؤرخین کو یہ ذمہ داری پوری کرنی چاہیے اور وہ اپنے زمانے کے تجربات کو لکھنے کا فریضہ ادا کریں۔ اگر تاریخ نہ لکھی جائے یا ناقص لکھی جائے تو آئندہ نسلیں اپنی تہذیب و ثقافت اور اپنی پہچان کے بارے میں سخت ترین مشکلات سے دوچار ہو جائیں گی۔ اس کے علاوہ ایک قوم و ملت کا ماضی ہی ختم ہو جائے گا کہ جو اس کے حال کی تکمیل کرتا ہے۔[11] امام خمینیؒ کی تعبیر کے مطابق "جس طرح آج ہمارے لئے روشن اور واضح ہے وہ آئندہ نسلوں کے لئے مبہم ہو جائے گا؛ تاریخ آئندہ نسلوں کے لئے روشنی اور چراغ کی حیثیت رکھتی ہے۔"[12]

تاریخ نویسی کی ایک بڑی آفت

البتہ امام خمینیؒ کے نزدیک تاریخ نویسی کو دقیق و محققانہ اور ذاتی اغراض سے پاک ہونا چاہیے۔ امام خمینیؒ کہتے ہیں کہ آج تاریخ حکمرانوں کی خدمت کے لئے استعمال ہو رہی ہے اور غربی و شرقی قوتوں کی خدمت کر رہی ہے

اور یہ ہی تاریخ نویسی کی سب سے بڑی آفت ہے کہ از سفاک و ظالم ترین لوگوں کو نیکی و عدل کا نمونہ بنا کر پیش کر رہی ہے۔[13]

جب امام خمینیؒ سید حمید روحانی کو اسلامی انقلاب کی تاریخ لکھنے کی ذمہ داری سونپتے ہیں تو اُنہیں تاریخ نویسی کی ایک بڑی آفت کے بارے میں خبردار کرتے ہیں اور وہ تاریخ کی تحریف ہے کہ جو مختلف قسم کے محرکات کی وجہ سے امکان پذیر ہے۔ اگر مؤرخ حکمرانوں کی خوشامد کی وجہ سے تاریخی واقعات کو اُلٹا ذکر نہ بھی کرے لیکن ہو سکتا ہے۔ مذہبی تعصب اور قومی و لسانی تعصّبات کی وجہ سے تحریف تاریخ کا مرتکب ہو جائے۔

اس بارے میں امام خمینیؒ کہتے ہیں: "آپ کو ایک مؤرخ کی حیثیت سے یاد رکھنا چاہیے کہ آپ کے اوپر کس قدر عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اکثر مؤرخین جس طرح چاہتے ہیں یا اُن کو جو حکم ملا ہے تاریخ لکھ رہے ہیں نہ اُس طرح جیسے وہ وقوع پذیر ہوئی ہے۔ وہ پہلے سے جانتے ہیں کہ اُن کی کتاب کس نتیجہ تک پہنچے گی اور آخر کار وہ اسی نتیجہ تک پہنچتی ہے۔ حمید روحانی کے نام اسی خط میں لکھتے ہیں: "مجھے اُمید ہے کہ آپ پوری دقت کے ساتھ ایران کے بہادر عوام کے اسلامی انقلاب کے واقعات سے بھری ہوئی حماسہ آفرین تاریخ اُسی طرح لکھیں گے جس طرح وہ وقوع پذیر ہوئی ہے۔

تاریخ نویسی میں عوام اور علمائے دین کا کردار

اسلامی انقلاب کی تاریخ نویسی کے وقت موٴرخ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس عوامی تحریک کی تاریخ کو اُسی طرح لکھے جس مقصد کی خاطر یہ تحریک اور قیام برپا ہوا ہے۔ انقلاب کی مستند تاریخ نویسی امام خمینیؒ کی ایک اہم آرزو تھی تاکہ آنے والی نسلیں اس انقلاب کو بغیر کسی تحریف اور ملاوٹ کے سمجھ سکیں۔ بہت سے مؤرخین تاریخ کو بادشاہوں اور شہزادوں اور درباری خواص تک محدود رکھتے ہیں اور اس میں عوامی کردار کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ لیکن امام خمینیؒ ایسی تاریخ نویسی کو مستند نہیں سمجھتے۔اُن کے نزدیک تاریخ مشہورات، تشابہات و متواترات پر تکیہ کئے بغیر معقولات و مستندات اور محسوسات کے مطابق لکھی جانی چاہیے۔[14]

واقعات کے شاہد عوام؛ تاریخ نویسی کا اہم منبع

اُن تاریخی منابع کے برعکس کہ جو فقط کسی حکومت اور صاحب اقتدار شخصیت سے وابستہ خواص اور کارندوں کے ذریعے روایت کئے جاتے ہیں، امام خمینیؒ کے نزدیک جن لوگوں کے سامنے کسی قوم و ملت کے تاریخی واقعات وقوع پذیر ہوتے ہیں وہی اس کا بہترین منبع قرار پاتے ہیں۔ امامؒ (مؤرخ انقلاب اسلامی) حمید روحانی کے نام خط میں لکھتے ہیں:

''اگر آپ مظلوم عوام کی زبان سے انقلاب اسلامی کے مختلف مواد پر مشتمل آواز اور فلم سے تاریخ کو دستاویزی شکل دے سکتے ہیں تو آپ نے ایران کی تاریخ میں ایک اچھا اور لائق تحسین کام کیا ہے۔ ہمارے اسلامی انقلاب کی تاریخ کی بنیادیں جیسا کہ انقلاب خود ان برہنہ پا اور سپر پاورز کے خلاف لوگوں کے کندھوں پر ہونا چاہیے۔آپ کو یہ (تاریخ کے ذریعے) دکھانا ہو گا کہ (یہ ستم دیدہ) عوام کس طرح ظلم و ستم، بے عدالتی اور پسماندگی کے خلاف اٹھے ہیں۔'' [15]

تاریخ سے عبرت آموزی کی اہمیت

امام خمینیؒ کی نظر میں تاریخ اس وقت اہمیت رکھتی ہے جب اُس سے عبرت حاصل کی جائے۔ امام خمینیؒ اپنی کتاب تقریرات فلسفہ میں ''حکمت نقل قصص در قرآن'' کے زیر عنوان لکھتے ہیں:

'' قرآن ایک ایسی کتاب ہے جو مختلف طریقوں سے انسانی سعادت کے راستوں کو بیان کرتی ہے۔ کبھی احکام کی شکل میں اور کبھی قصوں اور حکایات کی صورت میں۔ قرآن نے انبیائے کرام کے جو قصے بیان کیے ہیں وہ تاریخی پہلو سے بیان نہیں کیے چونکہ قرآن تاریخ کی کتاب نہیں ہے۔ اور اس میں حضرت آدمؑ کے حالات تاریخ جاننے کے لئے ذکر نہیں ہوئے ہیں کیونکہ اس بات کا ہم سے کیا تعلق کہ فلاں واقعہ فلاں طریقہ سے وقوع پذیر ہوا ہے۔ بلکہ شیطان کے ساتھ قصہ آدمؑ کا ذکر ہماری تنبیہ کے لئے ہے تاکہ ہم جان لیں کہ اگر کوئی جنت سے نکلا ہے تو وہ دوبارہ کس طرح جنت میں داخل ہو سکتا ہے۔اور کس طرح بارگاہ خدا سے انسان کو اخراج کرنے کے لئے مخاطب قرار دیا جاتا ہے؟ اور کون سی انسانی صفت غفران کا سبب بنتی ہے؟ اور کون سی صفات لعن کا باعث بنتی ہیں؟

قرآن مجید انبیائے کرام کے قصص اور حکایات میں ہمارے لیے نمایاں اور قابل ذکر شخصیات کو ذکر کرتا ہے تاکہ ہم جان سکیں کہ کائنات کی نمایاں شخصیات نے کہ جو انسان کے مربی تھے کس طرح خود تربیت حاصل کی ہے اور اُن کا طریقۂ (تربیت) کیا تھا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس قدر سیر و سفر کے بعد منبر پر بیٹھتے ہیں اور لوگوں کو وعظ کرتے ہیں اس وقت ان کے دل میں خیال آتا ہے کہ میں کہاں سے کہاں پہنچ گیا ہوں اور کس قدر بزرگ اور افضل بن چکا ہوں تو فوراً حکم ملتا ہے کہ منبر سے اُتر جاؤ چونکہ تم ابھی ناقص ہو جاؤ تربیت حاصل کرو جب تربیت حاصل کر لو تو پھر آ کر تربیت کرو۔ وہ فوراً منبر سے اُتر پڑے۔

لوگوں نے بہت زیادہ التماس کی کہ ابھی نہ جاؤ، آپ نے فرمایا: نہیں مجھے ابھی جانا چاہیے لہٰذا اس کے بعد حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا اور اُن سے کس قدر زیادہ تربیت حاصل کی۔ اس آیہ مجیدہ میں کس قدر آداب تعلم ذکر ہوئے ہیں کہ جس میں اُن کے حالات کو ذکر کیا گیا ہے:''قَالَ لَهُ مُوسَى هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ

رُشْداً " (66:18)[16] یعنی: موسیٰ نے اُن سے پوچھا کہ آیا میں تمہاری پیروی کر سکتا ہوں کہ جو رُشد آپ کو تعلیم دیا گیا ہے، آپ مجھے بھی وہ سکھلا دیں؟"

امام خمینی اپنی کتاب شرح چہل حدیث میں لکھتے ہیں: ''جان لو بہت سے ایسے علوم ہیں جن کو ایک لحاظ سے علوم ثلاثہ کے اندر شامل کیا جا سکتا ہے جن کا رسول خداﷺ نے ذکر فرمایا ہے، مثلاً علم طب اور تشریح الابدان، نجوم و فلکیات، ہیئت وغیرہ کو اگر ہم ان چیزوں کو آیت و علامت سمجھیں تو یہ چیزیں انہیں علوم میں داخل ہیں اور علم تاریخ وغیرہ کو اگر بنظر عبرت ان کی طرف مراجعہ کریں تو وہ ''آیت محکمہ'' میں داخل ہوں گے''۔[17]

شرح حدیث جنود عقل و جہل میں امامؒ غضب کے علاج کے سلسلے میں لکھتے ہیں: '' اس فاسد عنصر (جو تمام خرابیوں کا منبع ہے) کا خاتمہ کرنے کے لئے انسان جس قدر ریاضت کرے مناسب اور بجا ہے۔ اسے جڑ سے اکھاڑنے کے لئے گذشتہ لوگوں کے حالات میں غور اور قرآنی حکایتوں میں تفکّر بہترین راہ علاج ہے۔ سلطنت، عظمت، جاہ و جلال اور مال و منال کے حامل افراد (جو چند دن ان چیزوں سے استفادہ کرکے چلے گئے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ان کی حسرت اور ان کے بُرے نتائج کے ساتھ قبروں میں دفن ہو گئے) کے حالات سے عبرت حاصل کرنا بیدار لوگوں کے لئے بہترین درس ہے۔ ''[18]

قرآن اور غزوات رسولؐ سے عبرت

امام خمینیؒ کے نزدیک قرآن میں جو غزوات رسولﷺ کا تذکرہ ملتا ہے یہ درحقیقت ان غزوات میں غور و فکر کی دعوت ہے تاکہ ان سے عبرت حاصل کی جائے۔ اس بارے میں امامؒ کہتے ہیں: '' اور انہی نصیحت و عبرت کی باتوں میں رسول خداﷺ کے غزوات بھی شامل ہیں یا ان کا علیحدہ باب ہے۔ ان غزوات میں بہترین نکات پوشیدہ ہیں کہ ان میں سے ایک رسول خداﷺ کے غزوات کا احوال بھی شامل ہے جو مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنے، انہیں راہ خدا میں اس کے دشمنوں سے جنگ کرنے، حق کے نفاذ اور باطل کو نابود کرنے پر انہیں ابھارنے کے لئے بہت مؤثر ہیں۔ ''[19]

انبیاء اور مخالفین انبیاء کے تذکرے سے نصیحت

امامؒ قرآن میں انبیائے کرام علیہم السلام اور اُن کے مخالفین کے تذکرہ کو بھی عبرت اور نصیحت آموز قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں: ''اس نورانی صحیفے کے اہم مطالب میں سے کفار اور حق و حقیقت کے منکروں، مخالفوں، انبیاء و اولیاء علیہم السلام کے دشمنوں مثلاً فرعون، قارون، شدّاد، اصحاب فیل، دیگر کافروں اور فاجروں

کے عقاب کی کیفیت اور ان کی ہلاکت و تباہی کے احوال کو اس طرح بیان کرنا ہے کہ عذاب و ہلاکت کی ہر کیفیت اس کے اہل کے لئے نصیحت اور حکمت و دانائی بلکہ معرفت کی باتوں کا درجہ رکھتی ہو۔ ابلیس ملعون کا قصہ بھی اسی باب سے تعلق رکھتا ہے۔[20]

انبیاء کے تاریخی قصے اور ان کا تربیتی اثر

امام خمینیؒ قرآنی قصص کی انسانی تربیت پر تاثیر کو اہم قرار دیتے ہیں اور قرآن کے اس تاریخی و تربیتی پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مجموعی طور پر انبیاء علیہم السلام کے قصوں کو ذکر کرنا، ان کے سیر و سلوک کے حالات، خدا کے بندوں کے لئے ان کی تربیت، ان کی حکمتیں، مواعظ اور خوبصورت بحثیں معرفت اور حکمت و دانائی کے وہ عظیم ابواب اور سعادت و تعلیم کے ایسے بلند و بالا دروازے ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے کھولا ہے۔ اس وادی میں اہل معرفت اور سلوک و ریاضت کے مسافروں کے لئے بہرہ مند ہونے کے کثیر مواقع ہیں۔ ان کے علاوہ دوسرے لوگ بھی اس ختم نہ ہونے والی فضیلت میں شریک ہیں۔ مثلاً اہل معرفت ذیل کی آیۂ کریمہ سے حضرت ابراہیمؑ کے معنوی سیر و سلوک کا ادراک کرتے ہیں:

(فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَءَا كَوْكَباً...) (76:6)

ترجمہ: "پس جب ان پر رات کی تاریکی چھا گئی، انہوں نے ایک ستارہ دیکھا۔"

خدا وند عالم کی راہ سلوک میں قدم اٹھانے اور اس عظیم بارگاہ کی جانب سفر کی تعلیم دیتے ہیں اور آفاق میں سیر و سلوک کو طبیعت و مادے کے آخری درجات کہ جنہیں اس مسلک میں (فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْل) (جب ان پر رات کی تاریکی چھا گئی) سے تعبیر کیا گیا ہے، سے لے کر انانیت، اناپرستی و خودپسندی کے ترک اور مقام قدس تک پہنچنے اور خدا کی محفل انس میں داخل ہونے کے تمام مراحل و درجات کو سمجھتے اور درک کرتے ہیں کہ جس کی جانب اس مسلک میں (وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰاتِ...) (79:6) ترجمہ: "میں نے اپنا چہرہ اس کی جانب کیا ہے جو آسمانوں کا پیدا کرنے والا ہے۔" سے اشارہ کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی دوسرے افراد بھی انہی آیات سے خلیل خدا حضرت ابراہیمؑ کی آفاقی سیر اور ان کی تربیت و تعلیم کے انداز اور اسلوب کو سمجھتے ہیں۔

اسی طرح تمام قرآنی قصے اور حکایات مثلاً حضرت آدمؑ(کی خلقت و توبہ)، حضرت ابراہیمؑ(کے توحیدی دلائل و جہاد)، حضرت موسیٰ (کا فرعون کے خلاف قیام کرنا) حضرت عیسیٰؑ (کی اخلاقی تعلیمات)، حضرت یوسفؑ (کا پاک دامنی، طرز حکومت اور بھائیوں کی خطاؤں سے چشم پوشی) اور (حضرت موسیٰؑ) حضرت خضرؑ سے ملاقات (اور حصول علم) کے ایک دوسرے سے مختلف قصے اہل معرفت و ریاضت اور راہ خدا میں جدوجہد کرنے والوں کے لئے استفادہ کے بہترین ذرائع ہیں۔اس مقام پر جہاں جہاں اس نے مناسب جانا اپنی لسان قدرت سے بندوں کو معرفت الٰہی اور اس کی توحید و پاکی بیان کرنے کی جانب مثلاً سورۂ مبارکہ توحید، سورۂ حشر کی آخری اور سورۂ حدید کی ابتدائی آیات اور اسی طرح اس کتاب خدا کی دیگر آیات کی مانند دعوت دی ہے کہ خدا کے لئے دھڑکنے والے دلوں اور پاکیزہ ماضی کے حامل افراد اس مقام میں بہرۂ کامل رکھتے ہیں۔

مثلاً اہل معرفت اس آیۂ کریمہ (وَمَنْ یَخْرُجْ مِنْ بَیْتِهِ مُهاجِراً إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ یُدْرِکْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ جْرُهُ عَلَى الله) (100:4) ترجمہ: "اور جو کوئی اپنے گھر سے خدا اور رسولؐ کی طرف ہجرت کے ارادے سے نکلے اور اسے اس راہ میں موت بھی آ جائے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے"۔سے نافلہ وفریضہ کے قرب کا معنی مراد لیتے ہیں جبکہ دوسرے افراد بدن سے خروج اور مثلاً مکہ یا مدینہ کی جانب ہجرت سمجھتے ہیں یا خداوند عالم نے تہذیب نفس اور باطنی ریاضت کی جانب مثل آیۂ کریمہ (قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَکّٰیها وَقَدْ خابَ مَنْ دَسّٰیها) (91: 8،9) ترجمہ: "بے شک وہ کامیاب ہو گیا جس نے نفس کو پاکیزہ بنا لیا اور نامراد ہو گیا جس نے اسے آلودہ کر دیا"۔ اور عمل صالح بجا لانے کی طرف دعوت دی ہے اور یہ سب باتیں اپنی اپنی جگہ معلوم ہیں۔خداوند عالم نے ان تمام بیان شدہ امور کے مقابلے میں موجود چیزوں سے خوفزدہ اور خبردار ہونے کی طرف دعوت دی ہے اور اس حصے میں حضرت لقمان دیگر حکما اور مومنین کی حکمت و دانائی کی باتیں مثلاً اصحاب کہف کے قصے بھی شامل ہیں جو اس صحیفۂ الٰہی کے مختلف پاروں میں مذکور ہیں۔[21]

تاریخ انبیاء کے مطالعہ کی ضرورت

امامؒ کے نزدیک ایک اہم بحث انبیاء و اولیاء (علیہم السلام) کی تاریخ ہے۔ وہ اپنی تحریروں اور بیانات میں بار بار تاریخ انبیاء میں غور و فکر کرنے اور اس سے عبرت حاصل کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔شرح حدیث جنود عقل و جہل میں امام خمینیؒ لکھتے ہیں:

"بڑے بڑے لوگوں، اولیاء کرام اور انبیاء کا قرآن میں جو تذکرہ ہوا ہے اس کا مقصد تاریخ نویسی نہیں، بلکہ اس کا مقصد انسانیت کی تکمیل ہے، نیز یہ کہ لوگ بزرگان عالم کی سرگذشت سے عبرت حاصل کریں اور اپنے آپ کو ان کی نیک صفات اور اخلاق فاضلہ سے آراستہ کریں۔"

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

"اے عزیز! ان آیات خدا وندی اور تعالیم ربانی کا مقصد ہمیں خواب گراں سے جگانا اور ہم غافلوں کو بیدار کرنا ہے۔ قرآن میں مذکور قصہ کہانیوں کا مقصد داستان گوئی اور تاریخ نویسی نہیں۔ یہ قصے تمام انبیاء کی تعالیم اور تمام اولیاء کی سیرت و رہنمائی کا خلاصہ ہیں۔ ان میں تمام روحانی عیوب و امراض اور ان کے طریقہ علاج کا بیان موجود ہے۔ یہ انسانیت اور اللہ کے راستے پر چلنے والوں کے لئے چراغ ہدایت ہیں۔

ان داستانوں کا مقصد گذشتہ لوگوں کا قصہ پارینہ بیان کرنا نہیں نہ ان کا ہدف تاریخ دانی اور اطلاع رسانی ہے۔ خدائی اہداف و مقاصد اور مسعودی، طبری اور ان جیسے لوگوں کے اہداف میں فرق کرو۔ قرآن کو صرف تاریخ و ادب اور فصاحت و بلاغت کے نظر سے نہ دیکھو، کیونکہ یہ خود ایک ضخیم پردہ اور دبیز حجاب ہے۔" [22]

ائمہ معصومینؑ کی تاریخ کو اُسوہ بنانے کی ضرورت

امامؒ تاکید کرتے ہیں کہ ائمہ دین اور معصومین علیہم السلام کی تاریخ فقط روز شہادت اور ولادت اور کس امام نے کتنی عمر گذاری ہے، تک محدود نہیں ہونی چاہیے اس کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہے بلکہ ان ذوات مقدسہ کی تاریخ پڑھنے یا سننے کا مقصد ان کو اُسوہ بنانا اور ان کی سیرت و تاریخ کو پڑھ کر خود سازی کرنا ہے چنانچہ امامؒ آداب الصلوۃ میں لکھتے ہیں:

"اور بزرگان دین اور پیشواؤں کے حالات زندگی کے بارے میں سوچیں کہ ان کے (نماز کے وقت) کیا حالت ہوتی تھی اور انہوں نے ملک الملوک (اللہ تعالیٰ) کے ساتھ کس قسم کا معاملہ کیا؟ اور اسے چاہیے کہ ائمہ کے حالات سے درس لے اور ان بزرگوں کی پیروی کرے۔ اور بزرگان دین اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی تاریخ سے فقط سال وفات اور یوم ولادت اور ان کی مدت عمر پر ہی اکتفانہ کرے کہ جس کا کوئی خاص فائدہ بھی نہیں، بلکہ ان کا سیر و سلوک ایمانی اور عرفانی زندگی ہی اصل ہے کہ اُن کے عبادی معاملات کیا تھے، سیر الی اللہ میں ان کا طریقہ کیا تھا اور ان کے عرفانی مقامات کیا تھے، جس کا اندازہ ان کے معجزانہ کلام سے لگایا جا سکتا ہے۔

افسوس کہ ہم اہل غفلت اور عالم طبیعت کے نشے میں مدہوش اور بے مایہ غرور میں مبتلا لوگ ہیں جو شیطان پلید کے اہلکار ہیں اور کبھی نہ ختم ہونے والی نیند اور فراموشی سے باہر نہیں آتے۔ اور ائمہ ہدیٰ علیہ السلام کے حکام اور تعلیمات سے ہمارا استفادہ اس قدر کم اور حقیر ہے کہ جو نہ ہونے کے برابر ہے اور ان کی حیات طیبہ کے ظاہر پر ہی اکتفا کیا ہوا ہے اور انبیاء علیہم السلام کی بعثت کے مقصد کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔[23]

مسلمان حکمرانوں کو معاصر تاریخ سے عبرت حاصل کرنے کی دعوت

امام خمینیؒ نے بارہا مسلمانوں، مسلمان حکمرانوں اور صاحب اقتدار شخصیات کو استعماری دور کے تجربات اور تفرقے کے نتیجے میں عثمانی سلطنت کے زوال اور ظلم و ستم کی وجہ سے پہلوی حکومت کے خاتمے سے عبرت حاصل کرنے کی دعوت دی ہے۔ چنانچہ امامؒ ایک تقریر کے دوران کہتے ہیں:

"تاریخ ہمارے لئے باعث عبرت ہونی چاہیے۔ جب ہم تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو اسلام اور مسلمانوں میں جو پیش رفت نظر آتی ہے، جہاں کہیں بھی ایمان کی طاقت تھی اور مسلمان ایمان کی طاقت سے کام لیتے تھے، نصرت و فتح بھی اُن کے ساتھ ہوتی تھی اور جب بھی دنیاوی مال و منال حاصل کرنے کی نیت ہوتی تو نصرت و فتح ان سے دور ہو جاتی۔

انبیاء کرام کی تعلیمات اور نبی اکرم ﷺ کی تعلیم یہ ہے کہ آپ روحانی و معنوی قوتوں ہی کے ساتھ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ وہ روحانی طاقتیں جو مسلمانوں کے پشت پر تھیں اور خدا کے فرشتے جو روحانی طاقت تھے (جن کی وجہ سے) مسلمانوں کو نصف صدی سے بھی کم عرصے میں تمام دنیا پر غلبہ حاصل ہوا۔ ہمیں تاریخ سے سبق سیکھنا چاہیے۔ جب ہمارے پاس عثمانی حکومت جیسی ایک مضبوط حکومت تھی۔ وہ سوویت یونین اور جاپان کے خلاف کھڑی ہوئی اور اس نے غلبہ حاصل کر لیا۔ لیکن جب ہمارے دشمنوں نے تسلط حاصل کیا تو انہوں نے اس وسیع ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

استعمار نے اسلامی سرزمینوں میں سے ہر ایک کو اپنے ایجنٹوں کے حوالے کر دیا اور بدقسمتی سے انہیں تقسیم کر دیا، جس سے مسلمان اور اسلام کمزور ہو گئے اور استعمار ہم پر غالب آ گئے۔ ہمیں ان مسائل سے سبق حاصل کرنا چاہیے اور ہماری حکومتوں کو ان چیزوں اور اس تاریخی مسئلے سے سبق حاصل کرنا چاہیے اور اپنے اختلافات کو دور کرنا چاہیے۔ اگر یہ سب آپس میں مل جائیں تو ان میں ایک ایسی طاقت ہو گی جس کا مقابلہ کوئی طاقت نہیں کر سکتی، البتہ مکمل ایمان کی شرط کے ساتھ"۔[24]

ایک اور موقع پر امام خمینیؒ نے تاریخ سے عبرت حاصل کرنے کی تاکید کرتے ہوئے کہا: ”دنیا میں کچھ ایسے واقعات وقوع پذیر ہوتے ہیں کہ جو تاریخ ساز ہوتے ہیں اور یہ ہمارے لئے باعث عبرت بنتے ہیں۔۔۔الخ“[25]

اس کے بعد امامؒ غاصبانہ پہلوی سلطنت کی مثال پیش کرتے ہوئے شاہی حکومت کی اپنی ملت کے خلاف اقدامات کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔ اس کے بعد امامؒ تاکید کرتے ہوئے کہتے ہیں: ”(شاہی حکومت کی یہ ظالمانہ تاریخ) ہمارے لئے بیداری کا باعث بننی چاہیے“۔۔۔یہ ایک تاریخ ہے جو ہمارے سامنے موجود ہے اور یہ ہم سب کے لئے باعث عبرت ہونی چاہیے۔“[26]

خلاصہ یہ کہ امام خمینیؒ کے نزدیک تاریخ کی اہمیت اس سے عبرت آموزی کی وجہ سے ہے اگر تاریخ سے عبرت حاصل نہ کی جائے تو تاریخ کے مطالعہ کا کوئی فائدہ نہیں۔ لہٰذا ہمیں تاریخ کو عبرت کا وسیلہ سمجھنا چاہیے۔ یہی وہ خصوصیت ہے جس کی وجہ سے قرآن نے بھی گذشتہ انبیائے کرام کی تاریخ کو قصص کی صورت میں پیش کیا ہے تاکہ اُن کے حالات سے عبرت حاصل کی جائے۔ اسی عبرت آموزی کی وجہ سے تاریخ بھی اُن علوم میں شامل ہے جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ اور ائمہ طاہرین علیہم السلام نے تاکید فرمائی ہے۔ اسی خصوصیت کی وجہ سے تاریخ کو تحریف سے پاک ہونا چاہیے اور تاریخ نویس کو بھی ہر قسم کے تعصّبات سے پرہیز کرنا چاہیے۔ آج کے موَرخین کو تاریخ نویسی کے جدید ذرائع مثلاً فلم وغیرہ سے بھی استفادہ کرنا چاہیے اور تاریخی اسناد کے طور پر نہ فقط خواص بلکہ عوامی تجربات اور مشاہدات کو بھی اہمیت دی جانی چاہیے۔

*****

References

1. Mawlvi Ferozuddeen, *Feroz Al-Lawukhwat Jama*, (Lahore, Feroz Sons, nd), 336.

مولوی فیروزالدین، *فیروزاللغات جامع*، (لاہور، فیروز سنز، سن ندارد)، 336۔

2 . https://wiki.ahlolbait.com/%D8%AA%D8%A7%D8%B1%DB%8C%D8%AE [seen on 09-02-2024].

3. Hussain bn Muhammad, Raghib Isfahani, *Al-Mufardat fi Gharib al-Qur'an*, Madhd "Ibar", (Lahore, Islamic Academy, 2012), 543.

حسین بن محمد، راغب اصفہانی، *المفردات فی غریب القرآن*، مادہ ”عبر“، (لاہور، اسلامی اکادمی، 2012)، ص543۔

4. Dr. Muhammad Moeen, *Farhang Farsi*, Vol. 2, Dal, Qu, (Tehran, Muwssa Antasharat Amir Kabir, 1381 SH), 2274.

دکتر محمد معین،*فرہنگ فارسی*،ج2، د۔ق، (تہران، موسسہ انتشارات امیر کبیر، 1381ش)، 2274۔

5. Mufti Jafar Hussain, *Tarjma wa Ahawashi Nahj al-Balagha*, Wasiat Nama 31, (Rawalpindi, Markaz Ifkaar Islami, 2020), 715-716.

مفتی جعفر حسین،ترجمہ وحواشی *نہج البلاغہ*، وصیت نامہ 31، (راولپنڈی، مرکز افکار اسلامی، 2020)، 715-716۔

6. Ruhollah, Imam Khomeini, *Sahifa Imam*, Vol. 4 (Tehran, Moasa Tanzeem wa Nasher Asaar Imam Khomeini, 1368 SH), 325.

روح اللہ،امام خمینیؒ، *صحیفہ امام*، ج 4 (تہران، مؤسسہ تنظیم ونشر آثار امام خمینیؒ، 1368)، 325۔

7. Imam Khomeini & Sultanat Raza Khan, "*Maqala Agha Rasool Jafarian*", Magazine Tarikh Mahser Iran, Vol: 5, Issue: 19 & 20, Winter (1380 SH): 9.

امام خمینی و سلطنت رضاخان، "*مقالہ آقای رسول جعفریان*"، مجلّہ تاریخ معاصر ایران، جلد: 5، شمارہ: 19 و 20، زمستان (1380): 9۔

8. Ayatollah Syed Sadiq Lavasani, *Yaran Imam Bah Rawat Isnad Sawak* (Tehran, Markaz Barasi Isnad Tarkhi, 1395 SH), 42.

آیت اللہ سید صادق لواسانی، *یاران امام بہ روایت اسناد ساواک* (تہران، مرکز بررسی اسناد تاریخی، 1395ھ)، 42۔

9. [seen on 09-02-2024].

file:///C:/Users/IDEAL/Downloads/%D9%86%D9%87%D8%B6%D8%AA%20%D9%85%D8%B4%D8%B1%D9%88%D8%B7%D9%87%20-%20%D9%88%DB%8C%DA%A9%DB%8C%20%D8%A7%D9%85%D8%A7%D9%85%20%D8%AE%D9%85%DB%8C%D9%86%DB%8C.mht

10. Imam Khomeini, *Sahifa Imam*, Vol. 18, 170, 171.

امام خمینیؒ، *صحیفہ امام*، ج 18، 170- 171۔

11. Ibid, Vol. 1, 289.

ایضاً،ج1، 289۔

12. Ibid, Vol. 3, 434.

ایضاً، ج3، 434۔

13. Ibid, Vol. 21, 239.

ایضاً، ج21، 239۔

14. Namdar, Muzaffar, "Jamiah-i Madraseen, Marjiyat Imam wa Manshor Tarikh Nagari Inqlaab Islami ", *Faslanamahi 15 Khurdad*, Issue # 24-25 (1389 SH): 4.

نامدار، مظفر، "جامعہ ی مدرسین، مرجعیت امام و منشور تاریخ نگاری انقلاب اسلامی"، فصلنامہ ی ۱۵ خرداد، شمارہ ی 25 و 24(1389ش): 4۔

15. Imam Khomeini, *Sahifa Imam*, Vol. 21, 239, 240.

امام خمینیؒ، صحیفہ امام، ج 21،239- 240۔

16. Ayatollah Syed Abdal-Ghani, Ardabili, *Takriaat Philosopha*, Vol. 3, (Tehran, Moasa Tanzeem wa Nasher Asaar Imam Khomeini, 1381 SH), 458, 459.

آیت اللہ سید عبدالغنی، اردبیلی، تقریرات فلسفہ، ج3،(تہران، موسسہ تنظیم ونشرآثار امام خمینی ،1381 ش)، 458،459۔

17. Ruhollah, Khomeini, *Sharh Chehal Hadith*, (Tehran, Moasa Tanzeem wa Nasher Asaar Imam Khomeini, 1368 SH), 396.

روح اللہ، خمینی،شرح چہل حدیث ،(تہران، موسسہ تنظیم ونشرآثارامام خمینی،1368ش)،396۔

18. Ruhollah, Khomeini, *Sharh Hadith Janod Aqal wa Jhal*, (Tehran, Moasa Tanzeem wa Nasher Asaar Imam Khomeini, 1368 SH), 396.

روح اللہ، خمینی، شرح حدیث جنود عقل و جہل، (تہران، موسسہ تنظیم ونشرآثارامام خمینی،1365ش)،377۔

19. Ruhollah, Khomeini, *Quran Kitab Hadiyat*, (Tehran, Moasa Tanzeem wa Nasher Asaar Imam Khomeini, 1368 SH), 396.

روح اللہ، خمینی،قرآن کتاب ہدایت ،(تہران، موسسہ تنظیم ونشرآثارامام خمینی 1368ش)، 31۔

20. Ibid.

ایضاً۔

21. Rooh Allah, Khomeini, *Adaab al-Salawt* (Tehran, Moasa Tanzeem wa Nasher Asaar Imam Khomeini, 1365 SH), 187; Khomeini, *Quran Kitab Hadiyat*, 26.

روح اللہ، خمینی،آداب الصلوۃ،(تہران، موسسہ تنظیم ونشرآثارامام خمینی،1365ش)،187؛ خمینی،قرآن کتاب ہدایت،26۔

22. Khomeini, *Sharh Hadith Janod Aqal wa Jhal*, 288, 346.

خمینی،شرح حدیث جنود عقل و جہل، 288و 346۔

23. Khomeini, *Adaab al-Salawt*, 147.

خمینی،آداب الصلاۃ، 147۔

24. Imam Khomeini, *Sahifa Imam*, Vol. 7, 67-68.

امام خمینیؒ، صحیفہ امام، ج 7،67- 68۔

25. Ibid, 508.

ایضاً،508۔

26. Ibid, 510.

ایضاً،510۔